بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقاطعہ کی شرعی حیثیت

جماعت المسلمین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقاطعہ کی شرعی حیثیت

ہم اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور بندگی کرتے ہیں اس کے احکامات اور پیغامات کے پیروکار ہیں مگر یہ تمام پیغامات اور احکامات ہم پر براہِ راست نہیں آتے بلکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے کسی بندے کو اپنے پیغامات اور احکامات پہنچانے کے لئے مقرر کرتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ اور اُن بندوں کے درمیان واسطہ ہوتا ہے۔ اُس بندے کو نبی یا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اپنے پیغامات پہنچانے کے لئے تین طریقوں سے ذکر فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَآءُ اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ (الشوریٰ ۵۱)

کسی انسان کے لئے یہ زیبا نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس سے بات کرے مگر وحی کے ذریعہ سے یا پردہ کے پیچھے یا کسی قاصد کے ذریعہ سے پھر وہ وحی کرتا ہے اپنے حکم سے جس کو چاہتا ہے کیونکہ وہ بہت بلند و بالا اور حکمت والا ہے۔

قرآن مجید کی اس آیتِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے احکامات کے ذریعہ سے نبی یا رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی بھیجتا ہے یا

پردے کے پیچھے سے بات کرتا ہے یا انسانی شکل میں رسول یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وحی بھیجتا ہے۔ اس مختصر سی تمہید کے بعد اَب ہم آپ کو اصل مسئلہ کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔

"مقاطعہ" یعنی قطع تعلق کرنا (مصباح۔ المنجد) یعنی مسلمین سے کچھ عرصہ، وقت کے لئے قطعہ تعلق کر دینا۔ جس میں بات چیت، سلام و کلام بند ہو جاتا ہے۔ یہ سزا اللہ تعالیٰ نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ دی۔

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ جنگِ تبوک میں جانے کا پختہ ارادہ رکھتے تھے لیکن اپنی سستی میں آج کل کرتے رہے جس کی وجہ سے وہ شریکِ جنگ نہ ہو سکے۔

شریکِ جنگ نہ ہونے کی پاداش میں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کا مقاطعہ کر دیا۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں :-

نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المسلمین عن کلام منا (صحیح بخاری و صحیح مسلم وغیرہ)	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمین کو ہم سے بات چیت کرنے سے منع فرمادیا۔

یہ الفاظ صاف ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی مقاطعہ کیا۔ بات چیت بند کی۔

حتی اذا مضت اربعون لیلۃً من الخمسین اذا رسول اللہ	یہاںتک کہ پچاس میں سے چالیس راتیں گزر گئیں تو رسول اللہ صلی اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم یأتینی فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یأمرك ان تعتزل امرأتك فقلت اطلقها ام ماذا افعل قال لا بل اعتزلها ولا تقربها.

علیہ وسلم کا قاصد میرے پاس آتا ہے اور کہتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو حکم دیتے ہیں کہ آپ اپنی بیوی سے الگ ہو جائیں میں نے کہا طلاق دے دوں یا میں کیا کروں۔ قاصد نے کہا طلاق نہیں دینی ہے بلکہ آپ بیوی سے دُور رہیں اور بیوی کے پاس نہ جائیں۔

فلبثتُ بعد ذالك عشرة ليال حتى كملت لنا خمسون ليلة من حين نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن كلامنا ونهى النبي صلى الله عليه وسلم عن كلامي وكلام صاحبي ولم نيه عن كلام احد من المتخلفين غيرنا فاجتنب الناس كلامنا.

اس کے بعد میں دس راتیں مزید رُکا رہا یہاں تک کہ پچاس راتیں پُوری ہو گئیں اُس وقت سے جب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے بات کرنے سے منع فرمایا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور میرے دو ساتھیوں سے کلام کرنے سے منع فرمایا تھا اور ہمارے سوا دوسرے جنگ سے پیچھے رہ جانے والوں سے منع نہیں فرمایا تھا۔ پھر ہم سے لوگوں نے بات چیت کرنا بند کر دیا۔

ونهى النبي صلى الله عليه وسلم عن

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

كلامنا فطفقنا بعد فی الناس ولا كلمنا احد كلمةً ولا يسلم وعلينا ولا يرد علينا سلامنا	مسلمین کو ہم سے بات کرنے سے منع فرما دیا۔ پھر ہم لوگوں میں نکلتے تو ہم سے کوئی بھی بات نہ کرتا نہ ہمیں سلام کرتا اور نہ ہمیں سلام کا جواب دیتا۔
وارجأ رسول الله صلى الله عليه وسلم امرنا حتى قضى الله فيه ما قضى ..... (یہ تمام روایات صحیح بخاری و صحیح مسلم کی ہیں)	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے معاملہ کو مؤخر کر دیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے بارے میں فیصلہ کیا جو فیصلہ کیا۔

آخر وہ گھڑی آئی جس کا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو انتظار تھا۔

فانزل الله توبتنا على نبيه صلى الله عليه وسلم حين بقى الثلث الآخر من الليل ورسول الله صلى الله عليه وسلم عند ام سلمه	پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ہماری توبہ قبول کرنا نازل فرمایا جس وقت رات کا آخری تہائی حصہ باقی رہ گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت اُمِ سلمٰی رضی اللہ عنہا کے گھر میں تھے۔

صحیح بخاری کتاب المغازی باب حدیث کعب بن مالک و اخرجه ایضاً فی الوصایا وفی الجهاد وفی صفة النبی صلی الله علیه وسلم وفی وفود الانصار ومن المناقب

وفی موضعین من المغازی وفی
موضعین فی التفسیر وفی الاستیزان
وفی الاحکام مطولا ومختصرا واخرجه
مسلم فی کتاب التوبه) (الجامع الکبیر
۱۷۹/۵) رواه احمد /۳۸۹) ورواه
البیهقی ۳۴۰/۹) مصنف عبدالرزاق
۷۴/۹) (رواه الطبرانی فی الکبیر۔
۴۲/۱۹-۴۳-۴۴)

قارئین کرام اِن دلائل کی روشنی میں یہ بات بالبداہت واضح ہوگئی کہ تمام احکامات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی دیئے اور یہ بات بالکل آپ کے ذہن میں ہوگی یا یہ بات آپ حضرات کے سامنے آگئی ہے یہ کہ احکامات بذریعہ وحی دیئے گئے گویا کہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی مقاطعہ کیا۔

اعتراض مسلمین کو اس بات سے غلط فہمی ہوئی کہ جب حضرت کعب رضی اللہ عنہ کا مقاطعہ ختم ہوا توبہ قبول ہوئی۔ تو حضرت کعب رضؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم کیا کہ توبہ آپ کی طرف ہے یا اللہ کی طرف سے ہے تو آپؐ نے فرمایا اللہ کی طرف سے ہے؟"

جواب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

اتبعوا ما انزل الیکم من ربکم
ولا تتبعوا من دونه اولیاء
قلیلا ما تذکرون (قرآن مجید)

اس چیز کی پیروی کرو جو تم پر تمہارے
رَب کی طرف سے نازل کی جارہی
ہے اور اس کے سوا ولیوں کی پیروی

۔ کرو لیکن تم نصیحت کم ہی حاصل
کرتے ہو۔

اس آیت کے مطابق ہمیں اس چیز کی پیروی کرنی چاہیے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہو رہی ہے۔ مقاطعہ اللہ کی طرف سے ہوا اور اللہ کی طرف سے ہی ختم ہوا۔ مندرجہ بالا آیت کی پیروی میں ہم مقاطعہ کرتے ہیں۔ لیکن وحی کا نزول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوا۔ پھر آپ نے مقاطعہ کے ختم ہونے کا اعلان کر دیا۔ اسی طرح اسلام میں اور بھی قوانین ہیں جن کا معاملہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی ہوا ہے مثلاً حضرت عائشہ صدیقہ طاہرہ مطہرہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگانا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بے حد پریشان تھے کیونکہ ایک ماہ تک آپ وحی الٰہی کا انتظار کرتے رہے لیکن وحی نہ آئی۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں :۔

ولکن کنتُ ارجوان یریٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی النوم رؤیا یبرءنی اللہ بہا فواللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجلسہ ولا خرج من اھل البیت حتی انزل علیہ تاخذہٗ ماکان یأخذ من البرحاء حتی انہ لیتحدر منہ العرق مثل الجمان وھو فی یوم شاتٍ من ثقل القول

(حضرت عائشہؓ کہتی ہیں) اور لیکن میں اُمید کرتی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خواب دیں گے پھر اللہ اس خواب کے ذریعہ سے مجھے اس تہمت سے بَری کر دے گا۔ بس اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جگہ سے نہ اُٹھے تھے اور نہ اہلِ بیت میں سے کوئی (گھر سے) نکلا تھا حتیٰ کہ آپ پر وحی کا نزول

الذی انزل علیہ فسری عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یضحك فکانت اول کلمة تکلم بها ان قال یا عائشة اما واللہ فقد برأك قالت لی امی قومی الیہ وقلت لا واللہ لا اقوم الیہ فانی لا احمد الا اللہ عزوجل (فتح الباری شرح صحیح بخاری ۷/۴۳۴)

ہوا۔ آپ کو پکڑ لیا اُس چیز نے جو وحی کے موقع پر آپ کو پکڑ لیا کرتی تھی۔ یہاں تک کہ سخت سردی کے عالم میں وحی کی وجہ سے موتی کی طرح پسینہ ٹپکنے لگا۔ پھر آپ سے وحی کی کیفیت جاتی رہی۔ پھر آپ نے ہنستے ہوئے سب سے پہلے جو بات کہی وہ یہ تھی کہ اے عائشہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس تہمت سے بری کر دیا ہے۔ میری والدہ نے مجھ سے کہا کھڑی ہو جاؤ (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا شکریہ ادا کرو) میں نے کہا نہیں اللہ کی قسم نہیں میں آپ کی طرف کھڑی نہیں ہوں گی اور نہ میں کسی کی تعریف کروں گی سوائے اللہ عزوجل کے۔

مطلب یہ ہوا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی برئیت کا اعلان کیا مزید برآں قرآن مجید میں یعنی سورۃ توبہ میں تہمت لگانے کے سلسلے میں جو احکامات اللہ تعالیٰ نے ہمیں دیئے ہیں تو کیا وہ اللہ کے لئے مخصوص ہیں نہیں مخصوص نہیں ہیں بلکہ ساری اُمت کے لئے ہیں۔ مقاطعہ کا معاملہ بھی اسی طریق پر منطبق کیا جائیگا اُسی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر مقاطعہ ختم کر دیا۔ بنابریں عند اللہ ہو یا عند الرسول ایک ہی بات ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

ما اصابك من حسنة فمن الله وما اصابك من سيئة فمن نفسك (نساء ۷۸)

اے انسان جو بھلائی تجھے پہنچتی ہے وہ اللہ کی طرف سے ہوتی ہے اور جو بُرائی تجھ کو پہنچتی ہے وہ تیری طرف سے ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وان تصبهم حسنة يقولوا هذه من عند الله وان تصبهم سيئة يقولوا هذه من عندك قل كلٌّ من عند الله (نساء)

اگر اُن کو کوئی بھلائی پہنچتی ہے تو کہتے ہیں یہ اللہ کی طرف سے ہے اور اگر کوئی برائی پہنچتی ہے تو کہتے ہیں یہ آپ کی طرف سے ہے اے رسول آپ کہہ دیجئے بھلائی اور بُرائی دونوں اللہ کی طرف سے ہوتی ہیں۔

مطلب یہ ہے کہ منافقین کی یہ رائے تھی کہ جو کام نیک ہیں ہم نیکی کرتے ہیں تو یہ اللہ کی طرف سے ہوتے ہیں اور جو کام ہم سے بُرے ہو جاتے ہیں وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی غلط تدبیر کی وجہ سے سرزد ہوتے ہیں تو اللہ نے فرمایا "کلٌّ من عند الله" یعنی تمام کام اللہ کی طرف سے ہوتے ہیں۔ اس کا نتیجہ مقرر کیا ہوا ہے بس۔

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قُل إِنما أَتَّبِعُ مَا يُوحىٰ إِلَيَّ من (اے رسول) آپ کہہ دیجئے میں

ربی (اعراف)

تو اس چیز کی پیروی کرتا ہوں جو
میری طرف میرے رب کی طرف
وحی کی جارہی ہے۔

ایک وحی وہ ہوتی ہے جو بلا واسطہ آتی ہے دوسری وحی وہ ہوتی ہے جو بالواسطہ آتی ہے یعنی وحی جلی ہو یا خفی دونوں منزل من اللہ ہیں۔

علاوہ بریں توبہ قبول کرنا اللہ تعالیٰ کا کام ہے کوئی اور توبہ قبول کر ہی نہیں سکتا۔ توبہ کا معاملہ اللہ کے ہاتھ میں۔ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کی خود توبہ قبول کرنے کا اختیار رکھتے ہیں؟ ظاہر ہے کہ نہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

اللہ اشدُّ فرحًا بتوبة احدکم.... (صحیح مسلم)

اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی کی توبہ کرنے پر بہت زیادہ خوش ہوتا ہے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے ہیں :

اللہ اَشدُّ فرحًا بتوبة عبد المؤمن ..... (صحیح مسلم)

اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندے کی توبہ کرنے پر بہت خوش ہوتا ہے

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں :۔

اللہ اشدُّ فرحًا عبدہٗ (صحیح مسلم)

اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ کرنے کو بہت زیادہ پسند کرتا ہے

حضرت نعمان بن بشیر کہتے ہیں یہ حدیث مرفوع ہے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اللہ کی قسم

اللّٰہُ اشدُّ فرحًا بتوبۃ عبدہٗ (صحیح مسلم)

اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ کرنے کو بہت زیادہ پسند کرتا ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ اشد فرحًا بتوبۃ عبدہ من احد .... (صحیح مسلم)

اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ کرنے کو بہت پسند کرتا ہے۔

حضرت ابُو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

اِنَّ اللہ عزّ وجلّ یَبْسُطُ یَدَہٗ باللیل لِیتوبَ مُسِیْءُ النہار وَیَبْسُطُ یَدَہٗ بالنہار لِیَتُوْبَ مُسِیْءُ اللیل حتی تَطْلُعَ الشمسُ من مغربِہا (صحیح مسلم)

اللہ عزّ وجلّ اپنا ہاتھ رات کو پھیلاتا ہے تاکہ توبہ قبول کرے اس شخص کی جو دن کا گناہ گار ہے اور اللہ اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے دن کے وقت تاکہ اللہ توبہ قبول کرلے اس آدمی کی جو رات کو گناہ کا مرتکب ہوا ہے یہاں تک کہ سورج مغرب سے نکلے گا۔

اِن احادیث سے معلوم ہوا کہ توبہ قبول کرنا صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کا کام ہے اس لئے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی توبہ بھی اللہ نے قبول کی۔

مقاطعہ اللہ کے لئے خاص ہے

ہمارے بعض مسلم ساتھی یہ بھی کہتے ہیں کہ مقاطعہ اللہ کے لئے خاص ہے ہم نہیں کر سکتے۔

جواب اگر "مقاطعہ" اللہ کے لئے خاص ہے تو اس کی دلیل دیجئے اور دلیل ہے نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

ان النار لا یعذب بھا الا اللہ (صحیح بخاری) بے شک آگ کا عذاب نہ دیا جائے سوائے اللہ تعالیٰ کے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں کچھ لوگوں کو آگ سے جلادیا سزادی۔ حضرت عبداللہ ابنِ عباس رضی اللہ عنہما کو جب یہ خبر پہنچی تو حضرت ابنِ عباس نے کہا اگر میں علیؓ کی جگہ ہوتا تو میں اُن کو آگ کا عذاب نہ دیتا کیونکہ آگ کا عذاب تو اللہ کے لئے مخصوص ہے۔ پھر جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا تو انہوں نے بہت افسوس کا اظہار کیا اور کہا کاش مجھے پہلے علم ہوجاتا تو میں ہرگز ایسا نہ کرتا۔ (صحیح بخاری)

جیسے ملک الاملاک ہمیں کوئی نہ کہے یعنی شہنشاہ نام یا ایسا کہنے سے ہمیں منع کر دیا ہے۔ (صحیح مسلم) یعنی اللہ تعالیٰ کا نام خاص ہے

اپنے آقا کو میرا رب یا میرا مولیٰ نہ کہے بلکہ میرا سردار کہے۔ (صحیح مسلم) یعنی مولیٰ اللہ کے لئے خاص ہے۔

جس طرح مندرجہ بالا قوانین واضح اور صاف الفاظ میں یہ بتا رہے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کے لئے خاص ہیں۔ ان کا استعمال ہمارے لئے جائز نہیں ہے۔ لیکن اس طرح کے الفاظ "مقاطعہ" کے لئے نہیں ہیں۔ قرآن و

حدیث خاموش ہیں تو ہمیں بھی اس بارے میں نہیں بولنا چاہیئے لہٰذا اعتراض فضول ہے۔

ایک اور زاویہ سے بحث

حضرت جابر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

انّ مجوس ھذہ الامّۃ المکذبون باقدار اللہ ان مرضوا فلا تعودوھم وان ماتوا فلا تشھدوھم وان لقیتموھم فلا تسلّوا علیھم (رواہ ابن ماجہ وسندہ صحیح، صحیح ابن حبان)

اس اُمت کے مجوسی تقدیر کے جُھٹلانے والے ہیں۔ اگر یہ بیمار ہو جائیں تو اُن کی عیادت نہ کرو، اور اگر مر جائیں تو جنازوں میں شرکت نہ کرو اور اگر تمہاری ان سے ملاقات ہو جائے تو اُن کو سلام نہ کرو۔

قارئینِ کرام آپ جانتے ہیں کہ عیادت کرنے کا کتنا ثواب ہے، جنازوں میں جانے کا کتنا ثواب ملتا ہے اور مسلمین کو سلام کرنا کتنا عمدہ عمل ہے لیکن اسلام میں اس قِسم کا فتنہ پھیلانا کہ "تقدیر کوئی چیز نہیں ہے اس عمل کو روکنے کے لئے مقاطعہ کرنے کا حکم دیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درج ذیل آیات تلاوت فرمائیں۔

ھوالّذی اَنزل عَلَیکَ الکتاب منہ آیاتٌ محکمات ھُنّ اُمّ الکتاب واخر متشابھات.... الیٰ قولہ (اولوالالباب)

وہی ہستی ہے جس نے آپ پر کتاب نازل فرمائی۔ کتاب میں محکم آیات ہیں وہ کتاب کی اصل ہیں یا جان ہیں اور دوسری متشابہ ہیں، اولوالالباب تک۔

پھر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اذا رأیتھم الذین یجادلون فیه فھم الذین عنی اللہ فاخذروھم	جب تم دیکھو اُن لوگوں کو جو ان آیات میں جھگڑا کرتے ہیں تو اللہ کی مراد اُن ہی لوگوں سے ہے۔ تو بس تم ان لوگوں سے دُور رہو۔

مطر الوراق کہتے ہیں:۔

میں نے اس حدیث کو حفظ کیا ہے آپ نے فرمایا:

لا تجالسوھم فھم الذین عنی اللہ فاحذروھم (صحیح ابن حبان العلیقات الحسان ۱/۱۹۷، ۱۹۸)	تم ایسے لوگوں کے پاس مت بیٹھو۔ پھر یہ وہی لوگ ہیں جن سے اللہ نے مُراد لی ہے۔ پس ان سے دُور رہو۔

بنا بریں امام ابوحاتم کہتے ہیں کہ ایوب نے اس خبر کو مطر الوراق اور ابنِ ابی ملیکہ سے سنا ہے۔ کیوں کہ مطر اور ابن ابی ملیکہ دونوں صحیح بُخاری کے راوی ہیں۔

اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ جو لوگ آیات سے فتنہ و فساد کی غرض رکھتے ہیں اور ان آیات سے لوگوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں ان سے دور رہنے کا حکم ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

لا تجالسوا اھل القدر ولا تفاتحوھم (رواہ ابن حبان فی صحیحہ ۱/۱۹۸ وسندہ حسن	تقدیر کے نہ ماننے والوں کے ساتھ بیٹھو اور نہ اُن سے کسی قسم کا تعاون کرو۔

علامہ ساعاتی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث سے یہی مطلب لیتے ہیں کہ (فاحزروھم) ای لا تجالسوھم ولا تکالموھم ایھا المؤمنون (الفتح ربانی ۱۸/۱۰۱) یعنی مومنین نہ تم ان کے ساتھ باہم بیٹھو اور نہ کسی قسم کی بات چیت کرو مطلب یہ ہے کہ ایسے حضرات سے مقاطعہ کر لو۔ حضرت علامہ نے پھر حضرت عمرؓ رضی اللہ کا واقعہ پیش کیا جو عمرؓ اور صُبیغ کے درمیان ہوا۔

یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں ایک شخص جس کا نام صُبیغ تھا۔ اس نے کسی آیت کی غلط تاویل کی حضرت عمرؓ نے اس کو مارا اور بہت مارا۔ پھر اس سے مقاطعہ کر دیا۔ پھر چند دنوں بعد صُبیغ نے رجوع کیا اور معافی کی درخواست کی کہ میں آئندہ ایسا نہیں کروں گا۔ تو پھر حضرت عمرؓ نے اس سے مقاطعہ کو ختم کر دیا۔ (رواہ الدارمی وفتح الباری وسکت علیہ حافظ ابن حجر)

بعض مسلمین کہتے ہیں یا بعض ایسے لوگ جن کو مقاطعہ تسلیم نہیں ہے کہتے ہیں کہ بین المسلمین سلام وکلام تین دن سے زیادہ بند رکھنا حرام ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کوئی مُسلم دوسرے مُسلم سے تین دن سے زیادہ سلام وکلام بند نہ کرے (صحیح بخاری)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں

لا یحل لرجل ان یھجر اخاہ فوق ثلاث لیالٍ یلتقیا فیعرض	کسی آدمی کے لئے یہ حلال نہیں ہے کہ وہ اپنے (مُسلم بھائی) تین

هذا و یعرض هذا و خیرھا الذی یبدأ بالسلم (صحیح بخاری)

دن سے زیادہ چھوڑ دے ملاقات ہوتی ہے تو وہ اُدھر مُنہ پھیر کر چلا جاتا ہے اور وہ اس طرف مُنہ پھیر کر چلا جاتا ہے۔ اُن دونوں میں بہتر وہ جو سلام میں پہل کرے۔

یہ کیفیت وہ ہے جو مسلمین خود اختیار کرتے ہیں اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پابندی لگائی کہ تین دن سے زیادہ قطع تعلق کرنا حرام ہے۔ یہ وہ مقاطعہ ہے جو مسلمین خود کرتے ہیں۔ دوسرا مقاطعہ وہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بحکم اللہ کیا۔ اگرچہ دونوں مقاطعے منزل من اللہ ہیں۔ آپس میں مقاطعہ تین دن سے زیادہ نہیں کرنا ہے۔ لیکن وہ مقاطعہ جو امیر کرتا ہے اس میں پابندی نہیں ہے۔ دونوں کی کیفیت الگ الگ ہے۔

ایک سزا وہ جو مسلمین آپس میں خود اختیار کرتے ہیں دوسری سزا وہ جو امیر جماعت دیتا ہے۔ دونوں میں فرق کیجئے۔

مزید برآں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنی ازواج سے ایک ماہ کا مقاطعہ کیا تھا جو صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں موجود ہے جس کو ایلہ کا نام دیا گیا ہے آپ حضرات جانتے ہیں۔

جماعت المسلمین سے مقاطعہ

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکلیفوں کے باوجود شدت کے ساتھ تبلیغ کو جاری رکھا تو کفارِ مکہ نے خیف بنو کنانہ میں کُفر پر جمے رہنے کی قسمیں کھائیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، بنو ہاشم اور

بنو مطّلب سے مقاطعہ کا فیصلہ کیا۔ اس مقاطعہ میں قریش اور کنانہ دونوں شریک تھے۔ کفار نے طے کیا کہ نہ اُن لوگوں سے نکاح کیا جائے گا اور نہ اُن سے خرید وفروخت کا کوئی معاملہ کیا جائے جب تک یہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اُن کے حوالہ نہ کر دیں۔ (صحیح بخاری، تاریخ الاسلام)

ایک مقاطعہ وہ جو خاندانی پنچ کرتے ہیں۔ اگر خاندان کے اُصولوں کی نافرمانی کی گئی تو پنچ حضرات کو یہ اختیار ہوتا ہے وہ اُن حضرات کا حقہ پانی بند کر دیں ان کا بائیکاٹ کر دیں وغیرہ وغیرہ۔

اب مقاطعے کی چار قسمیں ہو گئیں۔ ایک مقاطعہ وہ جو کفار نے جماعت المسلمین سے کیا تھا جو ناجائز تھا دوسرا مقاطعہ وہ ہے جو مسلمین آپس میں کر بیٹھتے ہیں۔ یہ مقاطعہ تین سے زیادہ حرام ہے۔ تیسرا مقاطعہ جو خاندان والے یا پنچ کرتے ہیں یہ دنیوی لحاظ سے ہے چوتھا مقاطعہ وہ ہے جو امیر جماعت المسلمین کرتا ہے۔ اس مقاطعہ کا مقصد قرآن وحدیث کی نافرمانی سے بچانا ہے۔ بنابریں جماعت المسلمین کے اندر فتنہ یا فساد یا افواہیں پھیلانے کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

ابو حبیبہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں :-

انہ دخل الدار علی عثمان وھو محصورٌ فیھا وانہ سمع اباھریرۃ یستأذن عثمان فی الکلام فاذن لہ فقام حمد اللہ واثنی علیہ ثم قال انی	کہ وہ حضرت عثمانؓ کے پاس داخل ہوئے اس حال میں کہ وہاں عثمان قید تھے۔ انہوں نے ابوہریرہؓ سے سُنا، وہ حضرت عثمان سے بات کرنے کی اجازت طلب کر رہے

سمعتُ رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ستکون بعدی فتن واختلاف فقال له قائل من الناس من لنا یارسول الله ؟ فقال علیکم بالامیں واصحابه وھو یشیر الی عثمان۔

(رواہ الطبرانی فی الاوسط ۲۰۸/۷ وسندہ حسن)

تھے۔ پھر حضرت عثمان نے اُن کو بات کرنے کی اجازت دے دی۔ پھر وہ کھڑے ہوئے اللہ کی حمد وثنا بیان کی۔ پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے آپؐ فرماتے ہیں: عنقریب میرے بعد فتنے اور اختلاف ہوگا۔ کسی کہنے والے نے کہا:۔ یعنی لوگو ہمیں سے کسی کہنے والے نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لئے کون ہوگا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں امیر اور اس کے اصحاب کو پکڑنا لازم ہے اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت عثمان کی طرف اشارہ کررہے تھے۔

مطلب یہ ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اس امیر کی طرف اشارہ کررہے تھے جو اس وقت امیر جماعت المسلمین تھے کہ امیر اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں اُن سے چمٹ جاؤ یعنی ابوہریرہؓ فلزم جماعۃ المسلمین واما مھم کی بات کررہے تھے۔

قارئینِ کرام امیر سے چمٹے رہیئے، امیر تمہیں کوڑے مار سکتا ہے، امیر

تم میں سے کسی کو امیر بناتا ہے پھر وہی معزول کرتا ہے ، امیر زکوٰۃ وصول کرتا ہے ، امیر ہی زکوٰۃ تقسیم کرتا ہے وغیرہ وغیرہ یہ تمام اختیارات مرکزی امیر کے ہاتھ میں ہیں۔ اسی طرح مقاطعہ کرنا بھی امیر کے ہاتھ میں ہے اور خاص ہے۔

اللہ اور اُس کے رسُول صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام فیصلے ہی حق ہیں۔

اِتَّبِعُوا مَا اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا مِنْ دُوْنِهٖ اَوْلِيَآءَ، قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ○ (اے لوگو) جو شریعت تم پر تمہارے ربّ کی طرف سے نازل ہوئی ہے (بس) اُسی کی پیروی کرو اسکے علاوہ ولیوں (وغیرہ) کی پیروی نہ کرو (مگر) تم نصیحت کم ہی قبول کرتے ہو۔ (اعراف ع ۳)



خاتم الانبیاء، امام الانبیاء، رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ حق:

تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاِمَامَهُمْ، فَقُلْتُ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُمْ جَمَاعَةٌ وَّلَا اِمَامٌ؟ قَالَ فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا .....

جماعت المسلمین اور اُس کے امام کو لازم پکڑنا، پوچھا: اگر جماعت اور اُس کا امام نہ ہو تو کیا کروں؟ فرمایا: (تو بھی) تمام فرقوں سے علیحدہ رہنا ....

(صحیح بخاری کتاب الفتن، صحیح مسلم کتاب الامارت)

مرکز: مسجد المسلمین، سروے نمبر 538، ناکلاس 55 دیہہ مہران،
نزد کھوکھرا پار 2½ ملیر ٹاؤن، کراچی۔ فون 4407524 فیکس 4507305

دفتر: جماعت المسلمین B-6 بیت الفرقان، SB-12، بلاک 13-C، گلشن اقبال، مین یونیورسٹی روڈ، کراچی ——— فون 2-4815560

www.aljamaat.org